REGISTERED

L. No. [illegible]

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۵ اکتوبر [illegible] | جلد ۲

خاص نور افشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

انعام! انعام!!

جو نور افشاں کا خریدار ایک نئے خریدار کا نام [illegible] ایک سال کی قیمت [illegible] کے بھیجے [illegible] کتابوں میں سے [illegible] انعام کے [illegible]

[illegible] دو روپیہ

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] نور افشاں [illegible]

سنڈے اسکول کے پرچے

[illegible] سنڈے سکول [illegible]

۱۔ سبق معہ تشریح

[illegible] سال کے [illegible] ایک [illegible]

روپیہ [illegible]

ایک روپیہ [illegible]

۲۔ تصویر دار پرچے

[illegible] سال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سی-ایل-ایس کی کتابوں کے واسطے

پادری ڈی-ایم-[illegible] صاحب کو درخواست کی جاوے۔

فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

ہم کتب فروشوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں۔

جو صاحبان پانچ روپیہ یا زیادہ کی کتابیں منگواتے ہیں تو ان کو ۲۵ سے [illegible] روپیہ فی صدی ڈسکونٹ کتب فروشوں کو دیا جاویگا۔

مفید کتابیں بڑے دن کے مطالعے کے واسطے

خاندانی فرائض

یہہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۱
قیمت ۴؍ معہ محصول ڈاک ۵؍ ہر صاحب
خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے
تحفہ ہے۔ مجلد سنہری ۱۲؍ +

سمپر دائے

اہل ہند کے مختلف ریت ورسوم کی
تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰
قیمت ۸؍ معہ محصول ڈاک ۷؍ مجلد ۱۰؍

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہہ کتاب ایک سونے
کی کان ہے ڈاکٹر ارمس نے تمام مسیحیوں کو
اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو
رومن حروف میں قیمت اردو ۴ ؍ اور ۸ ؍ اور
۱۲؍ محصول ۱؍ فی جلد زیادہ ۸

گنجینہ اسلام رومن اردو فی
جلد ۸؍ معہ محصول ۱۰؍
موازنہ مذاہب اردو فی جلد
۸؍ معہ محصول ۱۰؍
ستھیار تھ پرکاش درپن اردو
فی جلد ۸؍ معہ محصول ۱۰؍

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۹ پائی
ہندی حروف فی جلد ۶ پائی
گورکمی حروف فی جلد ۹ پائی

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائینس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات دلکش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف
قیمت ۴؍ مجلد ۶؍
رام پال سنگہ اردو ۴؍ رومن
حروف قیمت ... ۸؍
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۴؍
اور ۶؍
عزت بے مثال قیمت ۵؍ اور ۸؍
دولت لازوال قیمت ۵؍ اور ۸؍
حالات جاپان باتصویر ... ۸؍
چندر لیلا اردو ۲؍ اور ۲؍ گورمکھی ۲؍

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

کانٹے بونا

ایک پُرانی مثل ہے کہ جو کانٹے بوتا ہے اُس کو ننگے پاؤں چلنا نہیں چاہئے۔ شاید تم اس کا مطلب سمجھ گئے ہوگے۔ اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ جو کانٹے بوتا ہے اُس کے پاؤں میں بھی وہ کانٹے جب کہ وہ تیز ہو جاوینگے تو جب اوروں کو چبھیں گے وہ اُس کو بھی تکلیف دینگے۔ اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ وہ جو دوسرے لوگوں کو خواہ ارادتاً یا بے پرواہی سے تکلیف دیتے ہیں وہ ضرور خود بھی تکلیفات میں مبتلا ہونگے۔ بہت قسم کے کانٹے ہیں۔ ایک نادانی کا کانٹا ہے جس کی تیزی وجہ ہوتی ہے بدفہمی - خود غرضی - لاپرواہی - بےصبری - گستاخی - جبر و ظلم - کینہ - بغض وغیرہ وغیرہ یہ سب قسم قسم کے خار دار کانٹے ہیں جو دوسروں کو اذیت کرنے و اسکا نقصان پہونچاتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے کہ جس میں مندرجہ بالا نقص ہوں اور وہ دل شاد اور خوش طبیعت ہو۔ اور زندگی کے سفر میں اس کا صاف اور ہموار رستہ اُس کو بلا روک ٹوک چلنے دے ضرور اس کو وہ کانٹے جو اُس نے بوئے ہیں چبھیں گے اور دوسرے لوگوں کو بھی نقصان پہونچاوینگے یاد رہے کہ یہ کانٹے بہت جلدی بڑھتے ہیں جس طرح درختوں اور پھولوں کی حفاظت کی جاتی اور آب پاشی ہوتی ہے - ایسی کوئی بات کہ ان کانٹوں کو ضرورت نہیں ہے صرف ان کو بو دو اور وہ جلد بڑھیں گے۔ ٹھیک اسی طرح سے غلط خیال اور بُرے کام اپنا پھل ضرور دکھلاوینگے چاہیے اُن کی حفاظت کرو یا نہ کرو اور اس قسم کی بدیاں ہمیشہ نقصان پہونچانے کا سبب ہونگی اور ان باتوں کی حقیقت تجربہ کرنے سے ثابت ہوتی ہے۔

اس لئے نہایت ضروری ہے کہ لوگ مفید وہ کام کیا کریں جو نیک کہلانے کے لائق ہیں تو اس کا اثر دوسروں پر بھی نیک ہوگا۔ کیونکہ یہ بات تو صاف ہے کہ بد کام کرنا اپنے آپ پر اور دوسروں پر تکلیف لاتا ہے۔

اس لئے کبھی کانٹے نہ بوؤ۔ اگر ایسا کروگے تو تم بھی کسی طرح سے ان کے نقصان اُٹھانے سے بچ نہ سکوگے دوسروں کو تکلیف پہونچاؤ تو تم کو ضرور تکلیف ہوگی۔ مہربانی - ہمدردی - محبت - فروتنی وغیرہ وغیرہ اچھے اچھے بیج بوؤ تو ان کی عمدہ فصل کاٹوگے۔ جس کا فائدہ نہ صرف تم کو ہوگا بلکہ دوسروں کو بھی اس کا حصہ ملیگا۔ بقول کلام مقدس جیسا ہم بوتے ہیں۔ ویسا کاٹیں گے۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء میں مراسلات کے نیچے ایک پکار کے عنوان سے ایک مضمون حکم سنگھ ساکن سنگوری ضلع جہلم کی قلم سے نکلا ہے جس پر ہمعصر نے اپنے ایڈیٹوریل کالم میں کیلنگ میں جسمانی دشمن" کے عنوان سے مشنری کام کے برخلاف زہر اگلا ہے اور اُن کو مسیحیت کا خونخوار اژدہا بتایا ہے اور مضمون نگار نے بھی اپنی پکار میں روحانی دشمن کو برے ناموں سے پکارا ہے اُن کو "ہندو دھرم کا دشمن" اور "حیا سوز بلیک" اور "جنبیہ" لکھا ہے۔ اس کی نسبت ہم ہمعصر کو اور نامہ نگار کو بتلانا چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح نے کہا ہے کہ مبارک ہو تم جب لوگ تمہیں دکھ دیں اور ستاویں اور ہر طرح کی بری باتیں تمہارے حق میں کہیں۔ خوش ہو اور نہایت خوشی کرو کیونکہ تمہارا اجر آسمان پر بڑا ہے۔ متی ۵: ۱۱-۱۲ اور ہم یہ بھی لکھنا چاہتے ہیں کہ مشنری جو کام اس ملک اور دیگر ممالک میں کرتی ہے وہ محض آپ لوگوں کی نجات کی فکر سے ہوا کرتی ہے مشن کا اصلی منشا اور منصوبہ انسان کی روح کی نجات ہے اس کے عوض میں جو لوگ مشن کو برا بھلا کہیں تو یہ ان کی لاعلمی اور کم فہمی پر دال ہے۔ جس کی مشن والے چنداں پرواہ نہیں کرتے بلکہ صبر سے برداشت کرتے ہیں۔ اور صرف لوگوں کی نجات کے فکرمند بنے رہتے ہیں۔

ہمعصر اہلحدیث امرتسر مطبوعہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء میں جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی حالت کے عنوان سے ایک مضمون مولوی احمد مختار صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں کئی ایک بلاؤں کا ذکر ہے جو وہاں کے مسلمانوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں اول بلا تو دختر پرستی دوسری بلا سودی ستھکرانہ آپ کے انگریزی تین سے سلطان آپ ہوتے جاتے ہیں۔ تیسری بلا ایک سکھ صاحب جس کو مسلمانوں نے مار پیٹا اور وہ بیچارہ بہت زخموں کے سبب سے بستر پر پڑا رہا اور مرد مسلمان کو کیا رتبہ حاصل ہوا چوتھی بلا ایک پولیٹیکل انجمن بنایا جاتا ہے اور پانچویں بلا پادری صاحبان بتائے گئے جن کی نسبت وہ لکھتا ہے کہ یہاں پادری لوگ علی الاعلان اسلام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کوئی انگریزی دان عالم نہیں کہ ان کو جواب دے کیپ ٹاؤن میں ایک پادری کی پیچ ... اُس میں دیکھا میں نے جواب اسی اخبار کے ذریعہ بھیجا تو بھی اس کی آپیج اخبار میں شائع نہیں ہوئی۔

کاش کہ مجھ کو خدا اور زیادہ انگریزی آتی تو میں اس کی ٹانگ میں پکڑ کر چیلنج کرتا۔

جو بلائیں ہمعصر مسعود کا نامہ نگار بتاتا ہے وہ کیا سب اس بد نصیبی ملک میں موجود نہیں وہ کونسی بات ہے؟ یہاں بھی قبر پرستی اور زنا پرستی ہوتی ہے۔ اور سکھ اور عیسائیوں کے روبرو یہاں بھی مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ اگر منشی ایڈیٹر ہمعصر جنگی دتی ... ذیل کے الفاظ میں

رہا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کا پڑھنا اور اس پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے اور درگاہوں کے رسوم میں پڑ گئے ہیں سہ

ڈر ہو کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اس کا
مدت سے وہ رہ ہاں میٹ رہا ہے

اس ملک کی گری ہوئی حالت ہے تو یہی حال مسلمانوں کا ہمارے ملک میں ہے بے چارے مسلمان یہاں کہاں کی درستی کریں گے سب جگہ ایک ہی سی حالت ہے جس کا حقیقی حال بند جہاں اخبار ایڈیٹر صاحب سے ظاہر ہے۔

ولایت کا اخبار ڈیلی ہیرلڈ مورخہ ستمبر نسطر ہے کہ سو سال گزرے کہ تمام دنیا میں دس میڈیکل مشنری بھی نہیں تھے ۱۸۰۰ برس گزرے کہ ۵۰ میڈیکل مشنری تمام دنیا میں تھے پر آج آٹھ سو پچاس میڈیکل مشنری صاحبان کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر تھامس سب سے پہلا میڈیکل مشنری تھا جو ۱۷۹۳ء میں انگلستان سے ہندوستان میں وارد ہوا اور وہ ولیم کیری صاحب کو ۱۷۹۳ء میں ہمراہ لایا۔ کیری صاحب نے ۱۸۰۰ء میں ڈاکٹر صاحب کے ایک متلاشی کو بپتسمہ دیا۔ جان سکڈر صاحب پہلا مشنری تھا جو ممالک متحدہ امریکہ کی طرف سے بھیجا گیا اور اس نے ہندوستان میں ۱۸۱۹ء سے ۱۸۵۵ء تک خدمت کی اس کے بعد اس کے سات بیٹوں میں سے سب مشنری ہوئے اور اب ان کے پوتے بھی اپنی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

۱۸۳۴ء میں ملک چین کو پیٹر پارکر صاحب پہلا میڈیکل مشنری بھیجا گیا۔ اور اس نے بعد ازاں چین کے ملک میں انجیل کے لئے رستہ کھولا اور اس نے اپنے ڈاکٹری تجربے سے ملک کو بہت فائدہ پہنچایا۔

اب ممالک متحدہ امریکہ میں ہر ایک ۱۰ سو کے پیچھے ایک میڈیکل مشنری ہے۔ پر یہاں صرف آٹھ سو پچاس مشنری ہیں جو ہشیار لوگوں میں کام کرتے ہیں۔

ناظرین ان باتوں پر خیال کرو اور اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو کیونکہ یہ ایک ضروری کام ہے۔

ہمعصر انڈین پریسبٹیرین بابت ماہ اگست ۱۹۳۵ء کلکتہ میں اس کے لکھنے والے نے ایک عجیب قصہ شراب پینے والوں کی نصیحت کے لئے لکھا ہے جس کو ہم اپنے ناظرین نور افشاں کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی جس کا خاوند شراب پینے کا بڑا عادی تھا۔ وہ شراب کے نشے میں ایسا مخمور رہتا تھا کہ اکثر گھر میں نہ آتا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ طوفان چل رہا تھا وہ گھر میں نہ آیا اس کی بیوی اس کی تلاش میں باہر وہ نکل گئی جہاں اس نے دیکھا کہ اسکا خاوند اور شرابیوں کے ساتھ شراب پی رہا ہے۔ وہ چپ چاپ وہاں پہنچی اور اس نے ایک رکابی جو وہ گھر سے ڈھک کر لائی تھی میز پر رکھ دی اور کہا جناب خیال کر کے کہ آپ کھانے کے لئے گھر نہیں آؤ گے میں تمہارے لئے یہاں لے آئی ہوں اور وہ یہ کہہ کر چلی گئی۔ اس کے چلے جانے کے بعد وہ آدمی ہنستا ہوا اٹھا اور دوسرے ساتھیوں سے کہنے لگا آؤ کچھ تناول کرو۔ پر جب ڈھکنا اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ رکابی بالکل خالی ہے اور اس میں صرف ایک چھوٹا کاغذ کا ٹکڑا ہے جس پر یہ لکھا ہوا ہے جب پیالہ تو نے تھا پیا۔ امید ہے کہ تم خوب کھانا کھاؤ گے یہ ہی کھانا ہے جو تمہارے بچوں اور بیوی نے گھر میں کھایا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ اپنی عادت سے ان کے بال بچے بھی فاقہ کشی کرتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آدمی ایسی برباد کرنے والی چیز سے پرہیز کرے اور محنت سے اپنے بال بچوں کی پرورش کرے افسوس کہ ہزارہا خاندان اس شراب خوری کی بدولت برباد ہو گئے ہیں۔

ریویوز

رسالہ بابت تحقیق کہ یسوع مسیح کون ہے؟ یہ چھوٹا سا رسالہ پنج ایف اسمال مین صاحب انچارج مشن یاب ممالک متحدہ کی تصنیف ہے جس کو پادری احمد شاہ صاحب متعلقہ پی مشن ہمیر پور نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اس چھوٹے رسالے میں لائق مصنف نے از روئے قرآن خداوند یسوع مسیح کی بابت نہایت قابلیت اور لیاقت سے ذکر و فکر کیا ہے۔ جو مطالعہ کی دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ ہر ایک مسیحی مناد کو اور نیز متلاشیان حق کو اس نایاب رسالے سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ یہ رسالہ ۱۰ صفحہ کا ہے اور نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ایک شیعہ سوفسٹ کا مسیحی ہو جانا۔ یہ رسالہ حال میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک شیعہ سوفسٹ صوبہ کے مسیحی ہو جانے کا نہایت ہی دلکش اور حیرت افزا بیان ہے جس کے پڑھنے سے خداوند مسیح کی روحانی قدرت نظر آتی ہے جو دمشق کی راہ میں نظر آئی تھی ہر ایک شخص کو اس قصہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ رسالہ ۳۰ صفحہ کا ہے اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتا ہے قیمت ۳ پائی۔ یہ رسالہ اردو اور ہندی زبان میں شائع ہوا ہے۔

مسیحی اور محمدی تعلیم۔ یہ رسالہ رومن اردو میں ریورنڈ پادری سی جے کیپ صاحب متعلق ویسلین میتھوڈسٹ مشنری سوسائٹی بنارس کی تصنیف ہے جس میں لائق مصنف نے مسیحی کارکنوں کی ان ضروریات کو پورا کر دیا ہے جو وقتاً فوقتاً بازاری منادی میں پیش آیا کرتی ہیں۔ اور خاص کر بازاری منادوں کے لئے یہ نہایت ہی مفید ہے۔ فاضل مصنف نے مسیحی کارکنوں کے لئے چند باتیں بھی کی ہیں اور توحید خدا۔ اور پاک نوشتوں نجات اور عاقبت کے بارے میں تعلیمی پہلو پر بحث کر کے عمدہ نتائج اخذ کئے ہیں۔ بہتر ہوگا اگر یہ رسالہ بجائے رومن حروف کے اردو زبان میں تصنیف ہوتا کہ ہمارے مسلمان بھی اس کا کماحقہ مطالعہ کر سکتے۔ یہ رسالہ ۳۰ صفحے کا ہے چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت کی نسبت مصنف سے پتہ لگ سکتا ہے۔



ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ جناب من افسوس کہ باوجود صریح ثبوت کے جو قرآن میں موجود ہے جس کی تعلیم کوٹ کوٹ کر اسلام میں بھری ہوئی ہے پھر اس کو کذب کہا جاتا ہے اور عیسائی مشنری صاحبان پر ناحق کا طعن اتارا جاتا ہے۔ اگر آپ صاف تعلیم کو جو اس کے متعلق قرآن میں موجود ہے نکال ڈالو تب تو کوئی آپ کو قائل نہ کرے لیکن جب آپ کے دین و ایمان کی کتاب صاف اس کا حکم دیتی ہے تو ہمارے عیسائی مشنریوں پر ناحق کا غصہ نکالتے ہو۔ آپ کا بار بار جتانا۔ خلاف تعلیم قرآن ہے۔ جنگ اور قتل کی تعلیم اور تحریک موجود ہے۔ اس میں دوسروں کی غلطی کیا ہے۔ جس کو آپ شرارت کے نام سے ناحق دوسروں کے سر پر تھوپتے ہو۔ ان کا اثر تاقرآن شریف کی بنیاد ہے۔ یہ مجرمانہ اصرار نہیں ہے۔ بلکہ معتقدانہ امر تسلیم شدہ ہے۔ جس کی پکار قرآن میں موجود ہے۔ کسی کا کیا قصور ہے جو دوسروں کو اس کے لئے ناحق دشنام دہی کرتے ہو۔ صاف نظر سے نہیں دیکھتے۔ کہ اس کی تحریک کے بانی خود عملی طور سے اس کا ثبوت دیتے رہے۔ اور قرآن علانیہ پکار رہا ہے۔ وجاهدوا وقاتلوا وغیرہ پھر آپ کا انکار تعصب نہیں تو اور کیا ہے؟ جس کا قصور ہے وہ توبہ کرے۔ پر ناحق بے قصوروں کے ذمہ گناہ لگا کر ان سے توبہ کروانا کیا انصاف ہے؟ توبہ تو اسی تعلیم سے کرنی چاہئے جس میں تعلیم بھرا ہوا ہے۔

قولہ۔ خود اسلام کا لفظ جس کے معنے ہیں اللہ تعالےٰ کے احکام کے آگے گردن ڈال دینا۔ اپنی ہستی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دینا الخ

اقول۔ اسلام کے معنے جو ایڈیٹر صاحب نے کئے ہیں وہ نہ لغوی ہیں اور نہ اصطلاحی معلوم کہاں سے یہ معنے نکالے ہیں۔ لفظ اسلام کے جو کہ عربی لفظ ہے معنے سلامتی دائے کے ہیں۔ مگر اسلام میں سلامتی یا امن کا بالکل الٹ ہے۔ اسلام کو اختیار کرتے ہی اسلامی جوش فوراً موجود ہوتا ہے اور طبیعت میں حکومت اور جبر کا اندر ہو جاتا ہے۔ وہ معنے جو ایڈیٹر صاحب نے دئے ہیں۔ یہ بھی تو قرآن کے مطابق اہل ایمان کو ان باتوں کی طرف بلایا کرتے ہیں جیسا کہ ہم پیچھے بہت سی آیات قرآنی سے دکھلا آئے ہیں۔ ہم تو مانتے ہیں کہ جیسا قرآن کا حکم ہے اس کے معتقدین اس کو مانتے ہیں اور جنگ و جدل کو ناکام رکھے ہوئے ہیں۔ اگر چہ فی الحال سرکار گورنمنٹ کے زبردست حکم کے نیچے دبے ہوئے ہیں کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں جہاں اسلامی سلطنتیں حکومت کی عنان تھامے ہوئے قائم ہیں وہاں جہاد کی تعلیم اور وعظ بھی ہوتے ہیں۔ اور وہاں کے مسلمان اب ان آیتوں کے وسیلے سے خاص کارروائی کرتے ہیں۔ اور یہاں گورنمنٹ انگلشیہ کی ہیبت کے مسلمان اب ان آیات کے معنے دوسری طرح گھڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں بات تو صاف ہے۔ پر چھپائی جاتی ہے۔

قولہ۔ بڑی دلیل جو عیسائی مشنری اپنے دعاوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے وہ یہ کہ **قرآن شریف میں ایسی آیات موجود ہیں** جو کفار سے جنگ کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ (وہ نمونہ سے دئے گئے ہیں تاکہ بخوبی واضح ہو جاوے۔ ایڈیٹر)

اقول۔ ہاں صاحب بات تو تمام یہی ہے۔ جس حال میں آپ خود قبول کرتے ہیں۔ کہ ایسی آیتیں قرآن میں موجود ہیں جو جنگ کرنے کی اجازت دیتی ہیں تو بے چارے عیسائی مشنریوں کا کیا قصور قصور تسلیم کا ہے کہ اس قسم کی بہی آیتیں موجود ہیں اور ان کے بجائے دوسری قسم کی بھی تشنی کی آئتیں موجود ہیں اور اس کا معقول جواب دیا جایا کرتا ہے جو مسلمان بالکل نہیں مانتے۔ اس اقبال نے قرآن کی تعلیم کو مشنریوں کی بنیاد میں علانیہ طور سے ظاہر کر دیا ہے تو پھر اس کے لئے عیسائی مشنریوں کو دشنام دہی کرنا کہ ذنب اور دیگر نسبے ناموں سے پکارنا کیا معنے رکھتا ہے۔ ہم زور سے کہتے ہیں کہ اس بڑی دلیل کو آج تک کسی مسلمان نے رد نہیں کیا۔ اور اسلئے دعویٰ قائم رہتا ہے۔

قولہ۔ لیکن ان آیات کا مطالعہ صاف بتلاتا ہے کہ عیسائی واعظ نے قرآن شریف کے متعلق بڑی سخت بے انصافی کا ارتکاب کیا ہے جو ہرگز قابل معافی نہیں ہو سکتا۔ ان آیات میں جو یہ نمود ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتی ہیں صاف اور کھلے لفظوں میں وہ وجوہ و دلائل بتائے گئے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے مومنوں کو لڑنے کی اجازت ملی۔

اقول۔ مومنوں اور کافروں کی لڑائی یا دینی جنگ نہیں۔ وجوہ اور کچھ ہو اس کی تو بحث ہی نہیں۔ بحث تو صرف جنگ کی اجازت پر ہے۔ اور اس کو آپ نے تسلیم کر لیا ہے۔ اب اس پر جا بجا صاف اور سیدھا اعتراض یہ ہے کہ خداوند کے معاملے میں جبر نہیں کر سکتا۔ اگر کہ سبب تو سراسر بے انصافی ہے۔ اور اگر ٹھیک ہے تو دوسری تعلیم سراسر غلط ٹھہرے گی۔ جس میں صبر کرنا۔ نرمی کرنا اور صرف تعلیم و تلقین کرنا چاہئے۔ اب باقی رہا یہ معاملہ معافی کا کہ نہیں ہو سکتی یہ آپ کا اختیاری امر ہے۔ حیات مسیحیوں کا اس میں کچھ قصور نہیں تو وہ معافی کے طلبگار کیوں ہوں؟ تلوار ہاتھ میں لینے کی اجازت تو خود آپ اپنی تسلیم اور ایمان سے مان رہے ہیں۔ پھر جھگڑا کس بات کا رہا؟

(باقی آئندہ)

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

یسوعؑ ناصری

وزیر چند کی چوتھی الجھن

یسوع ناصری کا جنم دن

وزیر چند صاحب لکھتے ہیں کہ مدت تک عیسائیوں کے درمیان یہ امر دریافت کرنے کی کوشش ہوتی رہی کہ بالا امکان یا اغلباً وہ کونسا خاص دن تھا جبکہ یسوع پیدا ہوا اور مدت بعد زیادہ قیاسوں اور دعوؤں کی بنا پر ایک فریق نے ۶ مئی کا دن یوم پیدائش قرار دیا۔ دوسرے فریق نے ۱۹ یا ۲۰ اپریل اور تیسرے فریق نے ۶ جنوری۔ آخرکار روم کے عیسائی جماعت کی رائے سب پر غالب رہی۔ اور ۲۵ دسمبر یسوع کا جنم دن قرار دیا گیا۔ (ایکسپوزیٹری فادرز جلد ۲ صفحہ ۹۰) ص ۲۳-۲۵

اگرچہ انجیل میں یہ تہوار منانے کا کوئی حکم نہیں اور نہ خاص دن بتلایا گیا ہے۔ اور صرف فرشتوں اور گڈریوں کا خوشی کرنا لکھا گیا ہے مگر کلیسیا میں اس تہوار کا رواج قدیم سے ہے۔ اس لئے وزیر چند صاحب کی اس الجھن کو سلجھانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پہلے اس تہوار یعنے کرسمس ڈے کی تواریخی کیفیت سن لینی چاہئے۔ وزیر چند صاحب کے بیان سے اتنا تو ظاہر ہے کہ اس ابتدائی زمانہ میں مسیحی لوگ کسی بات کو بوثوق تحقیق صحیح ماننے نہیں لگ پڑتے تھے۔ گو وہ تاریخ کی بابت ہی کیوں نہ ہو۔ اور واضح ہو کہ رسولوں کے زمانہ میں یہ جنم دن منایا نہیں جاتا تھا اور جیسے دوسری صدی میں بعض لوگوں نے جو جنم دن منانا شروع کیا تھا اس سے ظاہر ہے کہ کل کلیسیا اس پر متفق نہ تھی اس لئے کہ وہ دن جس کو منانے میں راہ صاف نہ تھی بلکہ اس کی مخالفت بھی ہوتی تھی کیونکہ جنم دن منانا یہودیوں میں بت پرستی سمجھا جاتا تھا۔ البتہ یہ بات صاف تھی کہ پہلے زمانہ کے عیسائی جو اکثر یہودیوں میں سے تھے اور جو کہ بڑی عیدوں کے دنوں میں یروشلم میں جمع ہوا کرتے تھے انہوں نے عیسائی ہونے کے بعد بھی دو بڑی عیدوں پر اس شہر میں جمع ہونا قائم رکھا۔ یعنے عید فسح اور عید پنتی کوسٹ۔ اور یہ امر ان کے لئے تسلی کا تھا کہ ان دونوں موقعوں پر وہ ہر سال خداوند کے مصلوب ہونے اور مردوں میں سے زندہ ہونے اور آسمان پر جانے اور پنتی کوسٹ کے دن ان پر روح القدس نازل ہونے کے واقعات کو بڑے جوش کے ساتھ یاد کریں۔ یہ سارے واقعات یہودیوں کی دونوں عیدوں یعنے عید فسح اور عید پنتی کوسٹ کے ایام میں ہوئے تھے۔ اور جو آجکل کے مروجہ تہوار ہیں گڈ فرائیڈے۔ ایسٹر سنڈے۔ اسینشن ڈے۔ اور وٹ سنڈے انہیں سے موجود ہیں۔ یہ چاروں دن نہایت قدیم زمانے سے خاص طور پر منائے جاتے تھے اور انکا کوئی تہوار مقرر کر دیئے گئے تھے جیسے کہ رسولوں کے اختیار سے جاری کئے گئے تھے۔ کلیمنس اسکندریہ کا جو دوسری صدی عیسوی کے آخر میں گذرا اپنی کتاب سٹروماٹا میں سنہ ۱۹۴ء تک کے رومی بادشاہوں کی فہرست دے کر اور یہ بیان کر کے کہ کن بادشاہوں کے کن برسوں میں نجات دہندہ پیدا ہوا۔ بپتسمہ پایا اور مصلوب ہوا۔ یہ بیان کرتا ہے کہ بعض ہیں جو ہمارے نجات دہندہ کا نہ صرف سن ولادت۔ بلکہ یوم ولادت بھی معین کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ولادت اگسٹس کے اٹھائیسویں برس میں پشان کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی تھی۔ اور باسلیدیز کے پیرو اس کے بپتسمہ کا دن بھی ایک تہوار مانتے تھے۔ ساری رات پڑھنے میں صرف کرتے تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ طبریس قیصر کے پندرھویں برس توبی کی ۱۵ تاریخ (جنوری ۱۰) کو اس نے بپتسمہ پایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ بعض لوگ بھی وقوع یسوع ناصری کے قائل تھے۔ لیکن بعضے کہتے ہیں کہ یہ ۱۱ جنوری مطابق توبی ۱۱ تاریخ کی تھی۔ وہ جو اس کے مصلوب ہونے کا حساب لگاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ دن طبریس قیصر کے سولہویں برس مارچ ۲۲ (یعنے فامنوث ۲۵) تھا۔ بعضے کہ وہ ۲۵ فرمونتی ۲۰ اپریل اور بعضے کہ ۱۹ اپریل کو نجات دہندہ مصلوب ہوا۔ بلکہ بعضے کہتے ہیں کہ وہ ۲۰ یا ۲۱ اپریل (فرمونتی ۲۴ یا ۲۵) کو پیدا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان ایام میں کلیسیا یسوع کا کوئی جنم دن نہیں مناتی تھی۔ لیکن جب کنسٹنٹائن بادشاہ کے دنوں میں دین عیسوی اچھی طرح قائم ہو گیا تو خداوند یسوع کی پیدائش کا دن بھی ایک تہوار قرار دیا گیا۔ اور یہ تہوار مشرقی عیسائی فلسطین اور مصر اور ایشیا کے، ۶ جنوری کو قرار دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اسی دن یسوع نے بپتسمہ پایا تھا۔ اور ان دونوں باتوں کے سبب وہ اس دن کو ایپی فنی کہتے تھے۔ یعنے ظہور کا دن۔ لیکن مغربی عیسائی روم وغیرہ کے ۲۵ دسمبر کو ولادت کا دن مناتے تھے۔ جس کو جولیس اول بشپ روم (سنہ ۳۳۷ء تا ۳۵۲ء) نے صحیح دن تحقیق کیا تھا۔ اور چوتھی صدی کے آخر ہونے تک مشرقی کلیسیا نے بھی ۲۵ دسمبر مسیح کا جنم دن قبول کر لیا اور رومی کلیسیا نے ۶ جنوری کو ایپی فنی یعنے مسیح کے بپتسمہ پانے کا دن قبول کیا (تواریخ کلیسیا۔ موشائم۔ چوتھی صدی۔ ترجمہ ڈاکٹر جیمس مرڈاک صاحب) کریسسٹم نے انطاکیہ کی کلیسیا میں ایک وعظ دیا تھا جس میں اس نے مغربی کلیسیا کے کرسمس ڈے کی بابت بڑی تعریف کر کے مشرقی عیسائیوں

کرسمس کی تقریب ہی تھی اس بنا پر کہ دونوں روز سے ہے اور قدیم رواجات پر مبنی ہے۔ اور یوں وہ سابقہ اختلاف دنوں کا جاتا رہا اور ایک دن پر اتفاق ہو گیا تھا۔ (دیکھو ڈکشنری آف کرسچن انٹی کوئٹی۔ دوم حصہ جلد اوّل)۔ ذرہ چند صاحب نے بے فائدہ چند ایک مصنفوں اور دنیا کی اختلافوں کا شور مچایا۔

تیوہار کرسمس زمانے کے جاری کرنے کی غرض۔ ذرہ چند صاحب نے یوں بیان کی ہے۔ کہ ۲۵ دسمبر کو سورج کا جنم دن فرض کر کے تعلیم یافتہ کیا گیا کہ دنیا کی بہت سی قومیں اپنے اپنے دیوی دیوتوں اوتاروں اور بزرگوں کے جنم اتسو منانے کو ہی تیوہار ملاتے صفحہ ۹۳ منائے جیسے کہ مذہبی رسومات اور کنواری کے بیٹے بدھ کا جنم دن۔ پارسیوں میں متھرا کا جنم دن۔ مصریوں کے دیوتا ہورس کا جنم دن۔ یونانیوں کے ہرکولیز کی سالگرہ کا تیوہار۔ باچس (ڈایونسس) اور اڈونس کے جنم دن اور روم میں سٹاٹس سرکس اور دکھی کا تیوہار اسی دن منایا جاتا تھا جس میں بے شمار لوگ شامل ہوا کرتے تھے۔ اور جو عیسائیوں میں ابھی جاری ہے۔ سکینڈے نیویا میں تیوہار یول اور جرمنی کا تھا۔ اور قدیم برٹن میں وڈن وغیرہ اسی دن تیوہار مناتے تھے۔ اور بلکی کو بھی اسی دن سالگرہ کا ایک تیوہار منایا جاتا تھا۔ چونکہ عیسائیوں کو یسوع کی پیدائش کا دن معلوم نہیں تھا انہوں نے اسی دن کو اس کا جنم دن مان لیا۔ صفحہ ۴۲۵

الی آئندہ

پتنگ بازی کا انجام | مورخہ دوم اکتوبر ۱۹۰۹ء بروز

بوقت ۴ بجے کے انگریزی بازار کے پیچھے کے مکانوں کی چھتوں پر ایک کشمیری کا لڑکا جس کی عمر غالباً بارہ تیرہ سال کی ہوگی۔ پتنگ اڑاتے ہوئے دوسری منزل سے گرا اور دیکھتے دیکھتے جان بحق ہوا۔ افسوس ایسی واہیات کھیل پر۔

ویدک شائستگی

۷۔ شولاگو گریہ سوتر میں ڈاکٹر راجندر لال جی نے Sulagava, شولاگو ایک لفظ پایا جس کے معنے انہوں نے گائے کا کباب Spitted Cow یا Roast Beef کئے ہیں (See Indo-Aryans Vol. I. P. 363)۔ گوشت اور شوربا ... کے بعد جانور کا کونسا حصہ کس کو ملنا چاہئے۔ اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے یہاں پر اس کے اقتباس کرنے کی گنجائش نہیں۔ (دیکھو ڈاکٹر ہوگ کے ایسی بکس آف برہمن آف دی ویداس صفحہ ۱۰۰)

برہمن تصنیفات سے ایسی ہی شہادت پیش کی جا سکتی ہیں۔ پرانی ہی بس ہیں۔ اب ہم سمرتی شاستر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور منو سمرتی سے چند شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ اہل ہنود کہتے ہیں کہ

Manvartha viparita tu ya smritih sa na shasyate.

یعنی منو کے ارتھ کے خلاف جو سمرتی ہو اس کا حکم نہیں چل سکتا۔ سو منو سمرتی کل سمرتیوں میں افضل ہے۔ منو سمرتی کے تیسرے ادھیائے کے شلوک ۳ میں گرو کل سے واپس آکر برہمچاری کے گرہست آشرم میں داخل ہونے کا بیان ہے۔ اس موقعہ پر برہمچاری کی خاطر تواضع کا یوں بیان ہے۔

Iam pratitam svadharmena brahmadaya haram pituh sragvinam talpa asina marhayet prathamam gava.

کلوک بھٹ کی تفسیر کے مطابق اس کے معنے یوں ہیں اپنے دھرم میں مشہور۔ باپ سے برہمچریہ ... مالا پہنے ہوئے اور پلنگ پر بیٹھے ہوئے اس برہمچاری کو پہلے باپ یا (گرو ہو تو) آچاریہ گو ساتھ مدھو پرک سے پوجا دینے تواضع کرے۔ ۳۔ ۳

ودیا تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے گھر میں واپس آگیا۔ اب شادی بیاہ کر کے گرہستی زندگی میں داخل ہونے والا ہے۔ بہت برسوں کے بعد گھر میں واپس آنا والدین کے لئے خوشی کا موقعہ ہے۔ شادی کا بندوبست اس خوشی کا اور بھی بڑھا رہا ہے۔ اب پلنگ پر بٹھلا اس کے گلے میں مالا پہنا دیا گیا۔ اب اس کی خاطر کے لئے گؤ دیا جاتا ہے۔ شلوک میں لفظ Gava ہے۔ جس کے معنے گئو کے ذبیحہ سے لئے گئے ہیں ہے خاطر کی جانے۔ اب سوچا گؤ سے کس طرح خاطر کی جا سکتی۔ جز کے کل کا استعمال زبان کا ایک قاعدہ ہے۔ سو گئو سے گائے کا دودھ یا دہی یا مکھن مراد ہو سکتی ہے۔ پر دودھ دہی مکھن وغیرہ کے نشان اس شلوک میں الفاظ کی کمی نہیں۔ اگر گئو سے سوچا گؤ دیا جاوے تو پلنگ پر بیٹھے ہوئے لڑکے کے سامنے گائے کو کوئی کر دینا بے معنے معلوم ہوتا ہے۔ کلوک بھٹ نے گو کے معنے گؤ سادی مدھو پرک کیا۔ مدھو پرک پانچ چیزوں کو ملا کر بنانے سے تیار ہوتی۔ گھی۔ شکر (دہی) مدھو یک میں تو دہی اور گھی گائے سے پیدا شدہ دو چیزیں موجود ہی ہیں سو گؤ سادی مدھو پرک لکھا گیا ہے۔ مگر پنجاب کے ایک بنگالی ہندو پنڈت Gava سے گؤ ماس مراد لیتے ہیں۔ منو جی کے زمانے میں کہاں تک گؤ ماس کا استعمال رواج تھا۔ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں۔ لہذا ہم گئو سے گؤ ماس کو لازمی نہیں قرار دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

لوط کا انتخاب

ان دردانگیز کلمات کے سنتے ہی لوط کی بیوی کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ [illegible] کے طوطے اڑ گئے۔ کچھ دیر تک سکتہ میں رہی۔ پھر دوسری جگہ جا بیٹھی۔ دونوں لڑکیاں بھی ماں کے پاس بیٹھیں [illegible] سکوت [illegible] سے آہ بھرتی تھیں۔

لوط بھی بیوی اور لڑکیوں کو اسی حالت میں چھوڑ کر داماد اور بیٹیوں کے گھروں کو روانہ ہوا۔ چل پڑا لیکن [illegible] اس [illegible] تاریکی سے دل ظلمت کدہ بنا ہوا تھا۔ [illegible] رات میں ایک کونے سے دوسرے میں سے گذر رہا تھا۔ [illegible] کو کسی نے بجلی لگا کر کھینچ لی تھی۔ بدن کی [illegible] سے [illegible] بے [illegible] تھا کبھی حسرت بھرا اس سے سر نیچے تو کبھی خوبصورت تاروں بھرے چمکیلے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر [illegible] دل تھا کہ [illegible] سے [illegible] تھے۔ [illegible] زبان [illegible] تھا۔ [illegible] خیالات [illegible] آنے لگے تھے۔ آسمان کی سمت سر اٹھاتا [illegible] سانسوں کا [illegible] دل کی آگ [illegible] کیا۔ [illegible] ہے اگر ایسا ہے تو میں اس تمام [illegible] کے ساتھ کیا کروں گا جہاں [illegible] کیا تھا۔ اب [illegible] سے [illegible] ایک رات کی [illegible] میں کتنا کچھ کر سکتا ہوں۔ ان خیالوں [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہو گیا [illegible] بیٹھے۔ لوط انہیں [illegible] چلا جائیگا کیا میں اس وقت اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ اچھا اچھا لڑکیوں کو [illegible] طلوع آفتاب سے پہلے نکل چلو انہیں [illegible] ایک داماد کا [illegible] سے [illegible] لگا [illegible] آواز [illegible] کون ہے۔ [illegible] میں ہوں لوط۔ آئیے آئیے تشریف لائیے۔ اس اندھیری اور تاریک رات میں آپ کیسے آئے خیر تو ہے۔ ہاں خیر ہے۔ سارے خاندان کو جمع کیا اور ان کو سدوم کی بربادی کی کہانی سنائی لیکن وہ ان کے سامنے مسخرہ سا معلوم ہوئی۔ لڑکی اور داماد [illegible] لگے۔ اچھا بیٹا [illegible] ہم بھی [illegible] دیکھ [illegible] داماد کے [illegible] انہیں [illegible] بے چارہ [illegible] خاطر میں [illegible] گھر کی [illegible] سال [illegible] کی تشویشوں اور فکروں سے [illegible] لڑکیوں اور دامادوں کا [illegible] ہوا۔

لوط ان کی باتوں کو [illegible] دل میں کہتا تھا۔ یہ نوجوان بھلا کسی کے سمجھانے سمجھتے ہیں۔ اگر خدا خود آ کر ان کو [illegible] کبھی نہ مانتے۔ ان کی [illegible] سوجھ بوجھ [illegible] سے [illegible] کر جاتے [illegible] خود [illegible] حکیم اور افلاطون بنے بیٹھے ہیں۔ افسوس میری لڑکیوں نے بھی انہیں کی [illegible] میں نے [illegible] سے [illegible] کوشش سے بتایا۔ [illegible] نہ مانی۔ [illegible] سے [illegible] ہو گیا۔ خیر اس امر کا فیصلہ جیسا کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ اب [illegible] کی [illegible] جلدی جلدی گھر کی طرف قدم اٹھا [illegible] گر گیا۔ ہائے لوط۔ بے چارہ لوط۔ [illegible] گھر پہنچا۔ جہاں پہلے ہی [illegible] سب حیران و پریشان تھے [illegible] دوسرے [illegible] رات بہت گذر گئی تھی۔ وہ ذرا آرام کے لئے چارپائی پر لیٹا آنکھ بند کرتے ہی غشی سی طاری ہوئی اور بے ہوشی میں آنکھ لگ گئی۔

(باقی آئندہ)

مٹی تو مجھ سے کھودی نہیں جاتی
اور
بھیک مانگنے سے شرم آتی ہے

اگر تم نے اس مالک کی [illegible] ہے پہلے [illegible] نہیں [illegible] کے کام [illegible] ہے [illegible] اور وقت ہاتھ سے [illegible] پھر ہاتھ آنا مشکل ہے۔ [illegible] کی بابت ایک خوشخبری سنی گئی کہ [illegible] آر پی مشن نے [illegible] کی جگہ [illegible] سے [illegible] لیا اور [illegible] اس دنیا میں ہی [illegible] ہیں۔ خبردار روح القدس کی قوت اور طاقت پانے کے بغیر کہیں نہ جانا خواہ وہ کام دنیاوی ہو یا دینی دعاؤں اور روزوں سے تیاری کرنا ضروریات ہے۔ ورنہ اس مالک کا کار زندہ ہونے میں ناکامیاب ہو گے۔ خدا کا شکر ہو کہ [illegible] نے روح القدس کی ہدایت مان لی تھی۔ سو اے ناظرین [illegible] روح القدس کے لئے دعائیں مانگنے سے [illegible] تاکہ ہماری کمزوریاں دور ہوں اور [illegible] زندگی کی قوت [illegible] ہمارے دینی اور دنیاوی کام کو بابرکت کرے اور سب کام بابرکت ہوں۔ [illegible] مالک کا کام [illegible] پائے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے۔ آمین

میر عالم

ہوشیارپور میں ایک شادی

ہوشیارپور کے چھوٹے سے شہر میں ۲۹ ستمبر کو ایک بڑا عجیب نظارہ تھا۔ یہ دن نہایت خوشی کا دن تھا کیونکہ اس دن مس ڈورا چیٹرجی جناب پادری چیٹرجی صاحب ڈی۔ڈی مشنری ہوشیارپور کی سب سے چھوٹی بیٹی کی شادی ایبٹ آباد کے مسٹر منگت رام کے ساتھ مشن کے چرچ میں ہوئی جو پھولوں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا نہایت عمدہ معلوم ہوتا تھا۔ اس تقریب پر یہ سجاوٹ مسز پرسٹر اور دوسرے دوستوں کی طرف سے کی گئی تھی۔

شادی کی رسم جناب بزرگ پادری چیٹرجی صاحب اور پادری گولک ناتھ صاحب نے انجام دی۔ اس تقریب پر دلہن کی پوشاک فاخرہ سفید رنگ کی تھی اور انگریزی لیس کی قطار سے ستاروں سے بھری ہوئی تھی۔ اور جوڑوں سب لیس سے بنی ہوئی تھی۔ اور معمولی دلہن کی جگہ وہ سفید ٹرائی ٹوپیاں جن کے سب ہی پر دیسی کام تھا اوڑھے ہوئے تھیں۔ اور اس رسم کے پورا ہونے کے بعد ڈاکٹر صاحب اور مسز چیٹرجی نے حاضرین کی دعوت کی اور ایک بڑے شامیانہ میں سب کو خیر مقدم کیا جو اس مطلب کے لئے پہلے لگایا گیا تھا جہاں سب مہمانوں کی خاطر تواضع کی گئی۔ اور یہ سب سامان حسب منشا مسٹر کیمبل ڈپٹی کمشنر صاحب کے مہیا کیا گیا تھا۔ جنہوں نے چند الفاظ میں اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔

دلہن کی با چھا نے کی پوشاک کا رنگ خلاف کی تھی جو نیلے رنگ کا تھا جس کے ساتھ دلہن نے سنہری دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا جس پر ہونے کے چھوٹے چھوٹے ستارے تھے۔

مسٹر اور مسز منگت رام نے مہمانوں کے بیچ میں سے چلان کی طرف کچھ پھونک رہے تھے۔ ایبٹ آباد کو روانہ ہوئے۔ جس کے رستے میں وہ مقام تشنہ بانی میں چند روز گزاریں گے۔

اس موقعہ پر تحائف اور تحفہ بہت دیئے گئے جن کی فہرست ذیل میں ہے۔

راجہ سر ادرینڈی ہرنام سنگھ آنار۔ سمیر بیٹھی کی سیٹ مسٹر اور مسز لطیفی۔ سلور کا ہار سکٹ۔ ڈاکٹر اور مسز مندی کشاری کتابیں۔ ڈیمیل بکس۔ مسٹر و مسز سوئیٹ ڈش۔ سلور تشتری گرم۔ آرتس کنٹریں لینڈ نے۔ مسٹر و مسز ہیوٹ۔ سلور جگ۔ پنڈ گرسین پن ڈرے۔ مسٹر و گرکانٹھہ ہار۔ مسٹر اور مسز فورٹ۔ جاپانی دین کا چمچہ۔ ڈاکٹر اور مسز لینکاسٹر۔ ڈنگک پیندہ۔ مسز جی۔ سی بی خادم۔ چیٹرجی۔ نوز سیٹ مس کلیر جک۔ مسٹر جینس۔ سوئیٹ ڈش۔ مسٹر و مسز برپوسٹر کافی سیٹ۔ مسٹر و مسز کیمبل۔ ٹیبل کلاتھ۔ مس کیس۔ مسٹر اور آر اے۔ سلور ساٹ کارس۔ مس ر عکسی جگ۔ ڈاکٹر ربیٹھ مسٹر طفیلس نگرم کرسے ہینڈ بیگ۔ مسٹر و مسز تسلو گلدستہ۔ مسز سندی انگلس۔ پرفس۔ لاداں کاف۔ مسٹر و مسز لاکسیٹ۔ تائیں ٹیچام کرسٹ۔ استنجا اور شامودان۔ استی سکھ وسنت و الا سٹیشنر۔ گولڈن۔ اور مسٹر و لسن نی۔ آسکٹ۔ مسٹر اینلی جگیری وک۔ کورنر۔ فیلٹ۔ سکوریں۔ مسٹر و مسز و کلیفلڈ۔ سوئیٹ ڈش۔ مسٹر اور مسز بروان۔ بسکٹ و گلگس۔ مسٹر و مسز گولا سیچ ڈچی۔ کنور مہاراج سنگھ۔ سکتو وک دال۔ کنور اور کنورانی گمبیر سنگھ۔ جگ۔ مسٹر اور مسز راؤس جگ۔ دلہانے دولہن کو انعام دیا۔ علی اینڈ ڈوکٹ پینڈ شت۔ ڈاکٹر اور مسز چیٹرجی۔ جگ۔

امرتہ کے احاطہ سے

استدعا۔ مسیح دل چاہے پاس ہونے والا ہے۔ اس کی مخالفت میں سب خدا سکھ کوشش کر رہے ہیں اور دعا ہیں چاہتے کہ یہ بل پاس ہو۔

ایک بزرگ کی خدمت میں ایک جواب

سوال صفحہ نور افشاں مطبوعہ کیم اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ کالم اسطر ۳ سے۔ ہمارے خداوند نے فرمایا کہ جب تم واپس آؤ گے آدم زاد میں پایمان پا دیکھا کیا سچ ہے اس وقت کلیسا میں ظاہر ہوری کچھ نشہ نہیں۔ انتہی۔

جواب۔ لوقا ۱۸: ۸ سے ظاہر ہے کہ ایمان دار وہ لوگ ہوں گے جو خداوند یسوع کے آنے کا انتظار کریں گے۔ مگر جو لوگ اپنی نادانی سے ایمان سے پھر گئے ہیں وہ ایمان کے ساتھ کس طرح پیش آئیں گے؟ ہرگز نہیں۔ اور بے تعلق سے استدلال ہے کہ آپ کی بزرگ مزاج نمایاں نہیں۔

میرے محترم! میرا یہ مختصر نیاز نامہ برادرانہ محبت، پاک دل آزادی ہرگز نہیں بلکہ پاک کتاب کی بنا ہے جو بائبل مقدس سے فرمایا۔ یقیناً میں نے تیرے نئے عہد اور دعائیں کی ہیں۔ اس نیت سے کہ میں سچائی کی باتوں کی حقیقت تجھ کو بتاؤں تاکہ تو ان کے جواب میں جنہوں نے تجھے پاس کہلا بھیجا ہے یقینی باتیں کہہ سکیں۔ امثال ۲۲: ۲۰-۲۱

راقم
مبارک ہو رہے آزاد سچ خوابی کن
کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہ نیست

فٹ نوٹ۔ اس سے پیشگوئی ہے جو خداوند نے خود کی ہے صاف بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں بہتیری کے جھوٹے نبی دیندار سے کام کو پھیلائیں گے اور ایمان کو بربادی کا باعث بنا کر بھاگیں گے اور ان کی مصیبتوں کو دیکھیں گے اور حقیقت کے نور دیکھیں گے ویران ہو کر خداوند کا شکر بجا لائیں گے اور یہ شمار ہو کی۔ اور دنیا اور جو فساد ہیں۔ ایڈیٹر

حالاتِ سیالکوٹ کنونشن

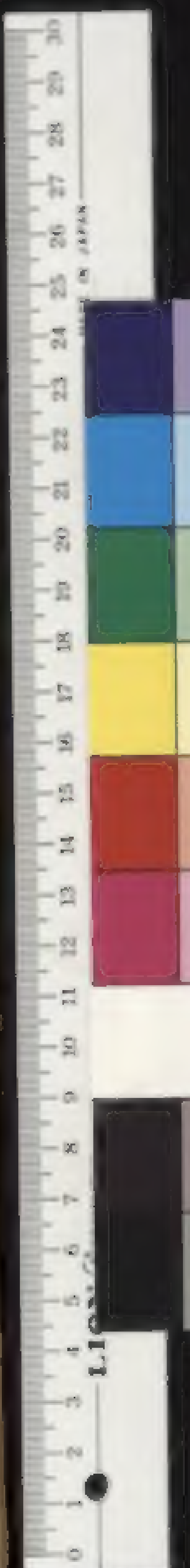
چند ماہ سے دل میں بڑی تمنا اور پیاس تھی کہ سیالکوٹ کنونشن کا وہ دن کب آوے جبکہ میں مقدسوں کی جماعت کو دیکھوں اور اس میں شریک ہوں وقت آخر کار خداوند نے دکھائی میں خود ہی ایک چھوٹی سی گروہ سمیت وہاں پہونچا۔ ناظرین ۲۰ ستمبر سنہ حال کی رات مجھ کو خوب یاد ہے۔ نوکروں کی آواز اور آدمیوں کی کثیر تعداد کی جو کنونشن میں آئے تھے آوازیں یا خوشگوار معلوم ہوتی تھیں صبح تین یا چار بجے کا وقت ہوا ہوگا کہ یکدم ایک سہانی اور میٹھی آواز میرے کان تک آئی اور یکدم میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک لڑکیوں کا گروہ خداوند کی تعریف میں زبور گاتا اور خوشی میں ٹہلتا ہوا کنونشن کو آرہا ہے۔ اور وہ فقرات اسی وقت مجھ کو کیسے عجیب اور دلکش معلوم ہوئے میرا جسم حرکت کرنے لگا۔ اور آنکھوں سے چھما چھم بڑے جوش کے آنسو گرنے لگے۔ گویا خداوند کی محبت کا جوش آگ کی طرح میرے دل میں جوش زن ہوا۔ یہاں تک کہ دل یہ چاہتا تھا کہ دوڑ کر ان کے پاؤں پر گر جاؤں اور یسوع مسیح کی جے کے نعرے لگاتا ہوا بلند کروں۔ سچ مچ وہ لڑکیاں روح القدس سے معمور تھیں۔ ساری رات وے اپنے ساتھ میں تعریف کرتی رہیں۔ اور فی الحقیقت کہ آخر کار وے منزل مقصود تک پہونچیں۔ جن صاحبان نے ہمیں ... آرام دیا ہوگا وہ ضرور اس تحریر کی داد دینگے۔ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء کی صبح کو اگرچہ بدستور پیغام کوئی جماعت کے روبرو پیش نہ کیا گیا۔ لیکن خداوند کی حضوری پریئر میٹنگ میں جو ہم کو نصیب ہوئی وہ بیان سے باہر ہے سچ مچ خداوند یسوع کے نزدیک جماعت کو نظر آتے۔ اور جماعت اپنی نظروں سے گری اور کئی ایک نے اسی وقت اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور خداوند کو اپنے دلوں پر تخت نشین کیا۔ اور مقدسوں کی سرفرازی ہوئی اور تعریفوں سے خداوند کو تمجید کیا یہاں تک کہ خداوند نے ان کو تسلی اور خوشی دی اور وے اس سے دوبارہ معمور ہوئے اور رہائی پانے لگے۔

ناظرین جیبوں کی تعداد اس درجہ تک پہونچی کہ کنونشن کے خیمے میں جگہ تنگ ہو گئی۔ چنانچہ وہ لوگ جو خیموں سے باہر ہو گئے۔ انہوں نے خیموں کے باہر چوبوں سے کچھ ہٹ کر چٹائیاں اور دوپٹے کپڑے آزادی میں پر بچھا رکھے تھے جن کے پاس نہیں تھے وے خوشی سے زمین پر بیٹھ گئے اور خداوند کی آمد سننے لگے بعضوں کے لئے وہ آواز خوشی کا باعث ہوئی اور بعضوں کے لئے غم کا باعث ہوئی یعنی ان کے لئے جنہوں نے اپنے دل خداوند کو نہ دیئے ہوئے تھے۔

اس وقت کسی شخص نے حاضرین کی تعداد دو گنی اور بعد اجلاس کے تباہی بیٹھے ساڑھے تیرہ سو۔ چونکہ میں نے پادری گارڈن صاحب سے پوچھا کہ سب لوگ جو کنونشن میں حاضر ہوئے ان کی ٹھیک تعداد بتا سکتے ہو سو انہوں نے بیان کیا کہ صلاح کہ سچا اندازہ نہیں مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ تخمیناً دو ہزار موجود ہونگے آدمیوں کی کثرت بھی خداوند کی عزت و جلال کا باعث ہوا کرتی ہے۔ سچ مچ لوگ بھوکے اور پیاسے ہو کر آئے تھے جلال کے بادشاہ کا دیدار کرنے کے لئے سو دیدار کیا اور خوش ہوئے۔ صبح اور شام جنرل اجلاس ہوا کرتے تھے یعنی سب حاضرین کنونشن خداوند کے حضور اور اس کی میز کے پاس اس کی بخشی اور مقدس آواز کو سننے بیٹھتے تھے اور وہ اپنے بچوں کو ان کی حاجت کے موافق اور اپنے بیٹے ہمارے نجات دہندہ کے جلال کے لئے اعلیٰ درجہ کی نئی برکتیں تقسیم کرتا تھا۔

وہ پیغام جو خداوند کی طرف سے جماعت کے لئے تھا۔ وہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ یعنی یہ کہ خداوند مسیح ہمارا بادشاہ ہے۔ وہ جس طرح کے بادشاہ ہیں اول راستبازی کا بادشاہ۔ دوئم پاکی کا بادشاہ۔ اگر ہماری زندگی پاکیزہ بسر ہوتی رہی ہے تو وہ بادشاہ جس کی ربوبیت پاکیزہ ہے وہی ہمارا بادشاہ ہے اگر ہماری زندگی ناپاک بسر ہوتی رہی ہے تو وہ بادشاہ جو ناپاکی کا ہے ہم اس کی ربوبیت اور اس کے جلال کا باعث ہوتے ہیں سوال ہم ان وقتوں اپنے آپ کو جانچیں اور خداوند ہم کو ہماری حالت دکھلا دے کہ ہم کس کے بچے ہیں سب جیں ... گناہ کرتا ہے۔ وہ گناہ کا غلام ہے وہ غلام ہمیشہ گھر میں نہیں رہتا۔ سچ مچ جلال کے بادشاہ کی جلالی ہوا۔ شخص ایک ... کر لیا۔ اور ... اس کو بطور نمونہ ہماری کے پیش کریں گویا بہ کہنے اپنی زندگی بعد ہن کے اس کے سپرد کی۔ اور خداوند مسیح جو بادشاہی کے لئے مسیح کہا گیا بادشاہ وہ ہمارا بادشاہ ہے علاوہ اس کے کہ ہم اس کی محبت ہیں۔ یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ ہم کو اتنے پیار میں یہاں تک قربت میں لیتا ہے کہ وہ آخر کار مجبور ہو کر ان الفاظوں کو اپنی زبان مبارک سے نکالتا ہے کہ تم دشمن ہوئے ہو بلکہ شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ اور یہ کیسا عجیب خداوند یسوع کا پیار ہے جس کے نزدیک جا کر ہم مجرم ٹھہرتے ہیں اور خواہ مخواہ آنسو بہانے ہی پڑتے ہیں۔

پیغام دوئم۔ خداوند یسوع ہمارے گناہوں کے لئے کچلا گیا گھائل کیا گیا۔ گناہ ٹھہرایا گیا۔ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ٹھہرا۔ اس کی شکل بگڑ گئی گویا اس لائق ہوا کہ کوئی اس پر نگاہ نہیں کرتا تھا۔ ناظرین ان پیغاموں نے حاضرین کنونشن کو حیرت اور پشیمانی کی حالت میں ڈال دیا وے اپنی زندگیوں سے بیزار ہوئے اس زندگی کے مقابلہ میں ہماری زندگیاں گندی نظر آئیں۔ اور ہم اس نزدیک میں بے وزن ظاہر ہوئے۔ ہمارے گناہوں کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا۔ تاکہ ہم راستباز ٹھہریں اور راستبازی



ہی نہیں جاویں۔ وہ کونسی صورتیں ہیں جس سے سود
بیچ ہو گئے۔ وہ کونسا دل ہوگا جو شکستہ نہ ہوا ہوگا۔ خاموشی
کا عالم کنونشن کے اوپر چھا گیا۔ جماعت نے بڑے عجیب
فیصلے دیئے۔ گویا مردوں کو صبر کے دامن پر رکھ دیا
اور کہا کہ اللہ عزوجل رحمتوں سے ہم کو کبھی جدا نہ کرے
گا۔ ہم کو اپنی بڑی عنایت دے اور اپنی قدرت میں قبول
فرمائے۔ ہمارا ہے اور ہم تیرے ہیں (باقی آئندہ)

لائق توجہ گورنمنٹ آف انڈیا

منجانب ایک دیہاتی صاحب

ہم بھی عالی جناب گورنمنٹ کی خدمت میں ایک ضروری بات کا اظہار کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں انسانی زندگی کا دارومدار زمین کی کاشت پر ہی ہے۔ زمین ہی کی کاشت نے بنی نوع انسان کو بہت ترقی دی ہے۔ کوئی بھی شخص زمین کی قدر کر سکتا ہے۔ سلطنت بھی کاشت ہی سے چلتی ہے جیسے دریاؤں کی ... جاتی ہے اور جنت سے بڑے بڑے ... کو دیے ہیں ان کاشت سے پیدا کیا ہے۔ دستکاری بھی اور تجارت، صنعت و حرفت وغیرہ کاشت ہی پر ہے۔ کاشت ہی نے ہندوستان کو مالا مال کیا۔ کاشت ہی کی برکت سے ... ممالک کے ... ذریعہ میسر ہوتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک ... آج ... کاشت ہی کا ... انجام ہے۔ سلطنتوں کے کاروبار ... کاشت ہی کے گھر سے پیدا ہوتے ہیں۔ ... ایک ... بادشاہ کے تخت پر بیٹھتا ہے ... میں ... ہے۔ کوئی پیشہ اس سے بہتر دنیا میں ... نہیں ہے۔ ... کی ... بھی ... ہے ... پر ...

کے لئے وہ دیتے ہیں۔ اب ... پر سوچنا ہم ... کہ ان کی ترقی درست کرے کہ یہاں کے ... سے کام لیا جاتا ہے۔ چاہئے کہ اس پیشہ کے لئے ... قابل کاشت انسان منتخب کئے جاویں۔ جو ... محنتی لوگ ہوں۔ دیکھئے فوج کی بھرتی کے لئے ... سے والوں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ ان کا ... جاتا ہے ... اور ... سے ... کے جاتے ہیں۔

تاکہ کوئی شخص ... فوج میں ... ہو ... وقت ... کمال ... سے سرکار کی خدمت کرے۔ جفاکشی و بہادری سے دشمنوں سے مقابلہ کرے۔

اسی طرح ... کے ... کسی زیادہ ... ہے۔ ... اس لوگوں کو ... سامنے ... کرکے ... کی ... کاشت کرنے والے ... ہیں اور ... کے ... خواہ ... پر وہ ضرور کاشت کے ... سوا گر ... وغیرہ ... ہوں۔ بے شک ... لوگ ... ملک کے کاشت ... ان کو ... کوئی کچھ ... نہیں۔ ... کے ... دیکھ ... سے ... بھی ... کوئی ... کی ... ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ... لوگوں کو ... زمین ... سے قدیم زمینداروں کے ہمراہ کاشت کرتے تھے۔ اور ایک ... زمینداروں کے بھی ... اور کاشتکاری کے ... ہو چکے تھے اور ... آجکل بھی ... زیادہ ...

در ... ان میں سے ... کے ... ہو گئے ہیں۔ ... سمجھ ... اور ... انسان کا ... اس کو ... عطا فرمایا۔ ... پر ... زمینداروں کے ... جو شروع میں ... لوگوں کے ساتھ کاشت کرتے تھے وہ تو ... تھے ... کہ ... اکثر لوگ ... کہ ... کا ... کیا ہے۔ وہ ... نے ان کا کب حق ہے ... زمین ... اب ... جاتے ... کے لئے ... جو ... تھے۔ مگر ان کی ... بن چکی ہے۔ ... کر لیتے ہیں۔ ... اسلام اور ہنود ... اصل ... میں شامل ہو ... ذاتی ... اس بات پر ... ہیں ... ہیں کے لئے ... کے ... ہے۔ تاکہ ... لوگ بھی ... والے ... کر ... اسلام ... میں ... ہے ... اب تک ... کا ... سے ... لوگ ... ترقی کے ... ہیں ... کے اور ... لوگ ... آسانی ہے۔ ... ہوتے ہیں جب ... دیکھتے ہیں ان کے ... کس ... ہیں اور ... کس ... نہیں ... ہندوؤں و مسلمانوں کی طرح ... میں ... پھیلانا چاہتے ہیں۔ مگر ... میں ... نہیں ہے

(باقی آئندہ)

انتخاب الاخبارات

قلمی نسخے

پادری اے۔ ایچ۔ فرینک صاحب نے جو محکمۂ آثار و صنادید کی طرف سے مغربی تبت کے کھنڈروں پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ حال ہی میں چند نہایت قابل قدر دریافتیں کی ہیں۔ منجملہ ایک گیارہویں صدی کے قلمی نسخوں کی ساری کی ساری لائبریری اور ایک عہدنامے کا مسودہ جو سولہویں صدی میں تبت اور کشمیر کے درمیان ہوا تھا۔ آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو

سوناپور کا ڈاکہ

کلکتہ کے متصل قصبہ سوناپور میں ایک اور ڈکیتی ہوئی۔ یہ بستی کلکتہ سے قریب بارہ میل فاصلہ پر ہے۔ ڈاکو بہت سا مال و اسباب سمیٹ کر لے گئے تھے۔ جبکہ پولیس کے پاس اور بارہ بیگی صاحبان نے بھی جو قریب رہتے ہیں۔ اس خبر سے تو تعجب ہوا کہ ایک گروہ ڈاکوؤں کا گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ڈاکوؤں اور پیچھا کرنے والوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی لیکن وہ لوگ فوری میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

مقناطیسی طوفان

یورپ اور امریکہ میں ۲۵ ستمبر کو برقی مقناطیسی طوفان آیا تھا۔ تار برقی بند ہے کیونکہ کوئی کام نہیں ہو سکتا تھا۔ آسٹریلیا میں بھی یہی حالت تھی۔ بہت زور سے مقناطیسی اثر ظاہر ہوا تھا۔ ہندوستان میں بھی اس طوفان کا زور محسوس ہوا۔ کئی گھنٹوں تک تاروں کی آمد و رفت بند رہی۔ طہران سے لندن تک تمام سلسلہ تار برقی معطل ہو گیا تھا۔ لندن سے بمبئی تک خبریں بہت دیر میں آئیں بمبئی کے تار کلکتہ میں نہ پہنچ سکے کیونکہ تار کام نہیں دیتے تھے۔ جو کلکتہ سے براہ مدراس خبریں بھیجنے کی کوشش کی گئی مگر یہ راستہ بھی اسی طرح سے بیکار تھا۔

فوجی بیلون کی تباہی

فرانس کا ایک فوجی بیلون بہت بلندی سے ہوا گیس کا تھیلا پھٹ جانے سے گر پڑا۔ کار بڑے زور سے زمین پر گری۔ وہ تین آدمی جو اس پر سوار تھے ہلاک ہو گئے۔ شہنشاہ جرمنی نے فرانس کے وزیر جنگ کے پاس اس حادثہ کے متعلق پیام ہمدردی بھیجا۔ وزیر جنگ نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ اس حادثہ سے ہماری ہمت نہیں ٹوٹی ہے۔ ہوائی جہاز نیا بنایا جائیگا۔ اس کے سوا ایک اور جہاز تیار ہے۔ فوجی ضروریات کے لئے کئی ایک اور جہاز خریدے جا رہے ہیں۔ مگر گورنمنٹ فرانس نے اس خیال سے کہ جو لوگ اس حادثہ میں ہلاک ہوئے ہیں وہ سائنس کی تحقیقات اور فرانس کی خدمت میں جان دے چکے ان تینوں شخصوں کے ورثا کا گزارہ مقرر کیا ہے۔

اس حادثہ سے کونٹ زپلین کے ہوائی جہاز کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے جس میں گیس کے جدا جدا حصے ہیں۔ اور ہر حصہ کی گیس کا تھیلا جداگانہ ہے۔ فرانس کے اس ہوائی جہاز میں گیس کا تھیلا صرف ایک ہی تھا۔

ایک خاتون کی فیاضی

مراد آباد کی ایک رئیسہ خاتون نواب [illegible] بی بی نے حاجی صاحب ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم بنگال سے تحریک کی کمی کرنے کے موضع میں ایک دیہاتی مدرسہ کھول دیا جائے۔ صاحب ڈائرکٹر بہادر نے خود مسٹر ہیبرٹ ایم۔ اے۔ انسپکٹر حلقہ سے جو مسلمانوں کی تعلیمی ترقی سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور پرائیوٹ طلب کی جس کے لئے مسٹر ہیبرٹ نے مولوی اے۔ ایچ۔ حسین کو متعین کیا۔ جنہوں نے ماہ اگست گذشتہ کو مولوی صاحب بیگم صاحبہ موصوفہ کے بھتیجے اور منیجر اور مولوی محمد صاحب کے فرزند اکبر وغیرہ سے ابتدائی مراحل طے کرکے وہاں مدرسہ کے قیام کا انتظام کر دیا۔ یہ معلوم ہو کر کہ بیگم صاحبہ نے اس مدرسہ کے لئے ایک ہزار روپیہ سالانہ کی جائداد وقف کر دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کو سالانہ گرانٹ گورنمنٹ نے منظور کیا ہے۔ وقف کے علاوہ انہوں نے ہزار روپیہ کی لاگت سے مدرسہ کے لئے ایک عمارت بھی تعمیر کرا دیا تھا۔ اور مسلمان طلبا کے لئے ایک بورڈنگ ہاؤس بھی تعمیر کرنے والی ہیں۔ جس میں ہزار روپیہ کی ایک لائبریری عربی فارسی اردو اور بنگالی اور نیز انگریزی کی کتابوں کی ہوگی۔ مدرسہ کا کل خرچ بھی انہیں کی جانب سے دیا جائیگا۔ ایک اور فیاضی بیگم صاحبہ کی یہ ہے کہ وہ تعلیم نسواں کے لئے ایک مدرسہ دوسرے موضع میں کھولنا چاہتی ہیں۔ وطن کی دعا ہے کہ خدا بیگم صاحبہ کے ارادوں میں برکت اور استقامت دے اور دیگر خواتین کو ان کی تقلید کی توفیق دے۔ مسلمان خواتین کا بھی قومی بہبودی کی طرف متوجہ ہونا ایک مبارک فال ہے۔ (وطن)

مسلمانوں کا وطن

سید حبیب صاحب اخبار پیسہ میں لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی بہتری ہندوستانیوں سے وابستہ ہے اسلام کی

فرانس میں جب دنی اور ترکی میں جبکہ مادری بہبودی عرب نے اپنی شاخیں مختلف ممالک میں پھیلائیں اور وہاں پر وہ متشابہ ہو گئیں۔ اگر مسلمان مراکو اور مصر کو اپنی مادری بہبودی خیال کرتے ہیں۔ اگر فارس کی خاطر مسلمان اپنا خون بہا سکتے ہیں تو ہم ہندوستان کے مسلمانوں کو اسلام کے واسطے پر کانگ بھیجینگے۔ اگر وہ گنگا اور جمنا پر ترکی کی خاطر گھاٹیوں سے جدائی کریں۔ لیکن ہم اس سے زیادہ کہہ سکتے ہیں ہندوستان وہ ملک ہے جہاں پر مسلمانوں کی آبادی دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہے چین کی سلطنت میں مسلمان آبادی روس کی سلطنت میں سائبیریا اور ترکستان وغیرہ ممالک کی آبادی ترکی میں بھی مسلمان کثرت سے آباد ہیں مدارس اور عرب جہاں سے اسلام پیدا ہوا۔ غرض کہ ہر ایک ملک کی اسلامی سے کم ہے جو ہند مسلمانوں کی سب سے بڑی سلطنت کی جگہ تھی۔ ہند کی زمین نے مسلمانوں کے سب سے بڑے شہنشاہ اور مدبر پیدا کئے ہیں۔ ہند کی مٹی سے مسلمانوں کے سب سے بڑے جرنیل اور مدبر پیدا ہوئے ہیں۔ ہند کی خاک پاک نے مسلمانوں کو بے مثل فاضل اجل پیدا کئے ہیں جن کی علمی ذہانت پکڑی گئی اور روحانیت کے آگے فارس، روم اور عرب سرجھکاتا ہے۔ اور ہند کے فتوحات کی داستان وہی مکہ، مدینہ کربلا و نجف میں لکھی۔ اور جو تاریخ محمد صاحب سے دوسرے درجے پر اسلام میں مانے گئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو ہند سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر ان کو ترک اور عرب کی ہمدردی سے کچھ بس نہیں ہے ہندوستان کے دلوں میں ہمیشہ ادب اور دلی کے دلیوں کے لئے کوئی عزت نہیں ہے۔ اگر ان کو اپنے بہادر بزرگوں کے مقبروں کا پیار نہیں ہے۔ جو کہ ہند کی ہیں۔ تو پھر ہم کہیں گے کہ ان کا ساری دنیا میں کوئی بھی رشتہ نہیں ہے۔ پھر ان کے دلوں میں حب الوطنی اور قوم پرستی کا شعلہ روشن نہیں ہو سکتا خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہیں۔ پھر وہ فارس، روم اور مصر کو اپنا وطن نہیں پکار سکتے اور ان کو کہنا ہے دنیا کے ساتھ آنا چاہئے اور یہودیوں کی طرح تسلیم کرنا چاہئے کہ ہمارا گھر کہیں بھی نہیں۔ ہمارا وطن کوئی بھی نہیں ہے۔ در حقیقت وہ ہندوستان کا سب سے بڑا مربی ہوگا جو کہ مسلمانوں کے دلوں میں ہند کا پیار شدت سے پیدا کر دیوے اور ان کو سمجھا دیوے کہ ہند اگر با لفظ نہیں ہمیں سے ہے۔ اور کہیں بھی نہیں؟

افغان گورنر کا قتل

امیر محمد علی بیگ گورنر افغان کے قتل ہونے کی خبر آئی ہے۔ وہ مشہور پٹھان تھے۔ وہ بہت کم نہایت ہیں بہادر آدمی ہے۔ امیر عبد الرحمن خان نے ان کو کابل میں طلب کر کے اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا تھا اس کے بعد ہزارہ جات اور جلال آباد کے گورنر مقرر ہوئے عام طور پر مشہور تھا کہ انہوں نے بہت دولت جمع کی ہے۔ چند روز ہوئے کہ وہ شہر ان سے ۵ میل ایک اسامی کے ہمراہ پیدل جا رہے تھے کہ پہاڑ کے ایک درہ سے کسی شخص نے ان پر فیر کیا اور بھاگ گیا۔ امیر صاحب کو اس واقعہ سے بڑا رنج پیدا ہوا ہے مجرم مشتبہ نے قاتل کی گرفتاری کے لئے بیش بہا انعام مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ننگرہار میں فوج کا ایک دستہ بھیجکر اس علاقے کے تمام سرداروں کو گرفتار کرنیکا حکم دیا ہے۔ تاکہ قاتلوں کا سراغ لگایا جاوے۔

راجہ رام موہن رائے کی برسی

کلکتہ میں بنگال کے مشہور ہندو مربی راجہ رام موہن رائے کی وفات کی ۷۶ ویں سالگرہ کی تقریب سے بڑا بھاری جلسہ ہوا مسٹر رابندر ناتھ ٹیگور ملک الشعرائے بنگال صدر جلسہ تھے۔ مسٹر کروتی مترا بی۔ اے بابو کشن کمار مترا جلاوطن شدہ ملکی لیڈر نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ راجہ رام موہن رائے بنگال میں تعلیم نسواں کے باپ خاوند ستی کے تحریک اور ازدواج کثیرہ کے منسوخ کرنے والے تھے۔ سب سے پہلے سودیشی کی مشعل روشن کرنے والے وہی تھے اور جو انہی کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کہ زمانہ حال کے بنگالی بنتے ہوئے معلوم ہو جاتے ہیں۔ مسٹر ٹیگور نے اپنی بنگالی تقریر میں کہا کہ راجہ رام موہن رائے کامل انسان تھا۔ اس کا دل نوع انسان کے لئے ہمدردی سے لبریز تھا۔ اس نے آزادی کے لئے کوشش کی۔ تعصب اور جہالت سے جنگ کی۔ مغرب کے ملکوں کا سفر اس وقت میں کیا تھی بھلائی کی تلاش میں گیا۔

امیر کابل کے خلاف تازہ سازش

اخبار پانیر کے سرحدی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ افغانستان میں مشہور ہے کہ امیر صاحب کے خلاف تازہ سازش معلوم کی گئی ہے۔ اور وہاں عام خیال یہ ہے کہ انقلاب حکومت کی غرض سے کئی خفیہ سوسائٹیاں قائم ہیں۔ جو موجودہ انتظام حکومت کو برہم کرنا چاہتی ہیں۔ یہ خفیہ انجمنیں امیر صاحب کے دشمنوں کی کوششوں کا نتیجہ بتلائی جاتی ہیں۔ لیکن پانیر لکھتا ہے کہ پہلی سازش میں مجرموں کو جو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ وہ کافی عبرت بخش تھیں۔ ان کے بعد امید نہیں کہ کوئی آدمی ایسا بیوقوف کہ مخالفانہ سازش کی جرات کریگا۔

دھرم پور میں مریضان تپ دق کیلئے صحت گاہ بنانے کیلئے مسٹر ملاباری شملہ میں آگئے ہیں۔

گلدستۂ اخبار

سوانسی میں عیسائی انجمنوں کی کانگرس کی گئی ہے آرچ بشپ کنٹربری بھی شامل ہیں۔

امرتسر میں ایک نمازی جا پکڑا گیا۔ ہندو مجنوں کے بھیس میں خدمتگاری کرتا تھا کئی گھر برباد کر دیئے۔

سر کی حضور مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کو کامل اختیارات مل گئے اور کونسل آف ریجنسی موقوف ہو گئی

گورنمنٹ پنجاب نے حکم دیا ہے جن ملازمان سرکار کی تنخواہ دس روپے سے کم ہے۔ ان کو کونین مفت تقسیم کی جایا کرے۔

کمانڈر پیری نیویارک واقع امریکہ میں پہنچ گیا ہے۔ ہزارہا لوگوں نے اسے دیکھ کر تحسین کے نعرے بلند کئے۔

مراکش اور ہسپانیہ میں جنگ برابر جاری ہے۔ ہسپانیہ کا بہت نقصان ہوا۔ بہت سے افسر اور سپاہی مارے گئے ہسپانیہ کی فوج کے لئے وطن سے برابر کمک چلی آ رہی ہے

مولائے حفیظ شاہ مراکش اپنے ملک کے باغیوں کو ہمیشہ ہوا کرتا ہے اور انہیں نصیحت دیتا ہے کہ سب ملکر ہسپانیوں کو ملک سے نکالدیں۔

مراکو کے دشمنوں نے کوہ گورو گو پر ہسپانیہ کی فوج پر ناگہانی حملہ کیا چار گھنٹے تک جنگ رہی اس جنگ میں ہسپین کے چھ قتل اور ۵۰ زخمی ہو گئے اور تمام سلسلہ کوہستان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر ہسپین کا جھنڈا لگایا گیا ہے۔ دشمن بھاگ گیا ہے۔ پایہ تخت ہسپین رسیلونا میں اس فتح کوہستان کی خوشیاں منا رہے ہیں اور جشن جاری ہیں۔

سلطان مراکو نے پر دہیں خاتونوں سے فریاد کی کہ ہسپین کو روکیں کہ زیادتی نہ کرے مگر ان خاتونوں نے جواب دیا کہ ہسپین جانے اور مراکو ہم اس کا دخل نہیں دے سکتے۔ سلطان مراکو کی سنگدلی نے خاتونوں کو ناراض کر دیا۔ انہوں نے جواب صاف پایا۔

بریفش خبر کرنیان سکاٹ صاحب ماہ اگست آئندہ میں قطب جنوبی کی مہم پر روانہ ہونگے

مرحوم راجہ بیں آف رپن نے ۰۰۰ ۵۰ پونڈ نقد چھوڑا ہے۔

شملہ میں سردی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے امسال برفباری کی زیادہ امید ہے

ریاست جونگا میں لوگ بچے کو رواج کر تماشا دیکھتے ہیں اور جو بچہ اس جوٹے کے بچے میں پڑ جائے اس ہی کی بابت اس طرح دیتے ہیں کہ اس کا گلا تلوار سے ایک ہی وار میں کاٹتے اور خواہ ہو سکے باہر کھینچ کے وہ کاٹ کر ٹکڑے کر کے گوشت میں لڑکا دیتے ہیں

لوکل

رائے صاحب لالہ شیونا تھ صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نے ماہ حال سے اس ضلع کا معائنہ شروع فرمایا ہے۔ سنا ہے کہ انسپکٹر صاحب بہادر باوجود اعتدار انصاف پسند اور خلق مجسم ہیں اور جناب کو قانون محکمہ سے اس قدر واقفیت ہے کہ آنجناب کو محکمہ تعلیم کے قوانین کا انسائیکلوپیڈیا کہنا بجا نہ ہوگا۔

اشتہار کٹ بوٹ کے کام کی سکینڈ مشین دنیا کی مشہور دکان سنگر کمپنی کی ہمارے پاس برائے فروخت موجود ہے۔ جس صاحب کو درکار ہو وہ ذیل میں خط و کتابت کرے قیمت کا فیصلہ کرے مشین ہر کے نام پرزے بالکل ٹھیک اور درست ہیں۔

المشتہر جارج ٹمتہ تائب مشن کمپونڈ لودھیانہ۔

ضرورت

زنگی کے امیں بی سی مشن ہائی سکول کے پرائمری سکول کے لئے ہیڈ ماسٹر۔ انٹرنس پاس باتجربہ اور جج آف انگلینڈ کا ممبر ہو تنخواہ ۵۰ سے ۶۰ تک اور مکان۔ درخواستیں معقول اسناد پادری اے ڈی بیر صاحب کے نام بھیجی جانی چاہئیں۔

ضرورت

ہوشیار پور گرلز ہائی سکول میں حسب ذیل کا معلم کی ضرورت ہے

(۱) ایک استانی انٹرنس پاس شدہ اور جو سکول کے کام اور انتظام میں تجربہ کار۔

(۲) دو ہندوستانی مڈل پاس شدہ۔

(۳) ایک میٹرن

درخواستیں بعد نقل سرٹیفکیٹ پادری صاحب ذیل کے پاس بھیجی جاویں اور ان سے تنخواہ اور الاؤنس کی بابت دریافت کیا جاوے۔

المشتہر کے سی چیٹرجی ڈی ڈی ہوشیار پور

ضروری اطلاع

حسب معمول اپنے بقایا داروں کے نام جن کے ذمہ بقایا چندہ نورافشاں چلا آتا ہے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ ۳۱ دسمبر تک ادا کرنا چاہئے ورنہ انکے نام یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء سے رجسٹر سے کاٹ دیئے جاویں گے اور نیز یہ واضح ہو کہ جب تک پیشگی قیمت نہ لی جاویگی اخبار جاری نہیں کیا جاتا قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے مع محصول ڈاک ہندوستان پنجاب مع محصول ڈاک چار روپے سے بیرون ملک چھ روپے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

کلکتے کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

بلق بلق

فصلی بخار اور طحال کی دوا

چند ہمیں برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور نسیم کے علاج کرکے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور آزمائش کیجئے اس دوا میں بخار فائدے لاجواب ہیں۔ یہ طحال کو دور کرتی ہے اس نے اس کے جواب خوراک چھپنی کا [illegible] ہے اور بخار کو کار [illegible] اور اسکی مزاجی گولیاں ہے [illegible] قیمت بڑی شیشی [illegible] محصولڈاک [illegible] قیمت چھوٹی شیشی [illegible] محصولڈاک [illegible]

داد کا مجرب مرہم

یکبار کے لگانے سے کھجلی بھی دور ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک [illegible] نمک اور بھی فہرست دواخانہ کی مفت ملتی ہے ⁂

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پسیسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

پادری سیبھوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اس سے بھی بچے اچھے سکولوں میں تعلیم پانے کے وظیفہ پا سکتے ہیں ۱۸۱۴ء میں اس فنڈ نے [illegible] روپیوں سے اور بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً دو لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں جمع ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نے پر اسپکٹس [illegible] میں جنگ [illegible] پادری [illegible] کلارک ایم۔ اے دکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ⁂

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا [illegible] مشہور انگریزی دوا ہے اور یہ کامرکب ہے جو نئے [illegible] کو جس کو ڈاکٹروں نے [illegible] نے تپ دق تجویز کیا ہو اور [illegible] فائدہ مند ثابت ہوتی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ منفعت کسی کو نہ پایا۔ جہاں تپ سے انگریزی مکسچر اس اور [illegible] دوا اسکاٹ امشن۔ پیٹرولیم امشن۔ شربل [illegible] سرپ۔ مارپل [illegible] پڑر [illegible] وغیرہ۔ اور بچائی ادویہ حلوا [illegible] کافور۔ [illegible] ابرق وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ ملا ہو وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ کیجئے انشاء اللہ خدا کے فضل سے فائدہ پہنچا ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے۔ [illegible] کی دوا قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا [illegible] کی مصالحہ حد ہے۔ ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے ہر ایک کو بہت کم ضرورت ہوگی تا ہم بھی جلد درد۔ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا۔ بھوک کم۔ درد کا ہونا۔ [illegible] پرانے دست۔ [illegible] ہیضہ وغیرہ۔ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ٹانک پلز یہ گولیاں انگریزی دوا [illegible] تاثیر [illegible] طاقت پیدا کرتی ہیں [illegible] کی کمزوری کو دور کرنے میں [illegible] قیمت [illegible]

دوائی بواسیر [illegible] بادی کو جڑسے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت [illegible]

ہنگل۔ این متھاس [illegible] اپر [illegible] میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
کل صفحہ	[illegible]	[illegible]	ے
چوتھائی کالم	[illegible]	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	[illegible]	عہ
پورا صفحہ	عہ	عہ	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک آنہ [illegible] سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ دیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریریں کاغذ کے ایک طرف لکھیں

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

[illegible]

[illegible] طلباء داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک [illegible] فی ماہ عہ

[illegible] کے جہاں [illegible]

علاوہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کاغذ [illegible] سکول [illegible] کشادہ کمروں کرسی وغیرہ و دیگر سامان [illegible] کرسی میز وغیرہ [illegible] نہایت عمدہ اور [illegible] کا نہایت [illegible] رہتا ہے۔ قیمت [illegible]

[illegible]

مزید بابت حال کے لئے [illegible] صاحب [illegible] سے خط و کتابت کریں۔

شہادت کی بڑی ضرورت نہیں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ سرجن کیپٹن ڈی گرانٹ صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۵ روپے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ

مقام

بٹالہ ضلع گورداسپور

اگر کوئی شخص ثابت کر دے کہ ممیرے کا سرمہ ...

پانچ ہزار روپیہ کا انعام